قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (ال عمران 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر ابو سعید

Online Edition

جمعرات 16۔اپریل 2020ء | 22 شعبان 1441 ہجری قمری | جلد:2 | شمارہ: 92

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ مَا كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ﴿۹﴾

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۱۰﴾

(الحجر:10،9)

ترجمہ:ہم فرشتے نہیں اتارا کرتے مگر حق کے ساتھ اور اس وقت وہ مہلت نہیں دیئے جاتے۔ یقیناً ہم نے ہی یہ ذکر اُتارا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

فرمانِ رسول ﷺ

اللہ کا شریک ٹھہرانا بڑا گناہ ہے

عبدالرحمٰن بن ابی بکرہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہاکہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ آپؐ نے تین بار فرمایا:’’کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑے (گناہوں) کا نہ بتاؤں؟ پھر آپؐ نے فرمایا اللہ کا شریک بنانا، والدین کی نافرمانی کرنااور جھوٹی گواہی دینایا جھوٹ بولنا۔‘‘ رسول اللہ ﷺ سہارا لئے ہوئے تھے۔آپؐ بیٹھ گئے اور اس بات کو دہراتے چلے گئے ہم نے کہا کہ کاش آپؐ خاموش ہو جائیں۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان)

فرمان خلیفہ وقت

صحابہؓ رسولؐ کی زندگی کا مقصد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’ہم سب جانتے ہیں کہ وہ رسّی کون سی تھی یا کون سی ہے جس کو پکڑ کر ان میں اتنی روحانی اور اخلاقی طاقت پیدا ہوئی، قربانی کا مادہ پیدا ہوا، قربانی کے اعلیٰ معیار قائم ہوئے۔ جس نے ان میں انقلابی تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے انہیں اس حد تک اعلیٰ قربانیاں کرنے کے قابل بنادیا۔وہ رسّی تھی اللہ تعالیٰ کی آخری شرعی کتاب قرآن کریم، جو احکامات اور نصائح سے پُر ہے۔ جس کے حکموں پر سچے دل سے عمل کرنے والا خداتعالیٰ کا قرب پانے والا بن جاتا ہے۔ وہ رسّی تھی نبی کریم ﷺ کی ذات کہ آپؐ کے ہر حکم پر قربان ہونے کے لیے صحابہؓ ہر وقت منتظر رہتے تھے۔ ان صحابہؓ نے اپنی زندگی کا یہ مقصد بنالیا تھا کہ اللہ اور اس کے رسول کے احکامات سے باہر نہیں نکلنا۔‘‘

(مشعل راہ جلد 5 حصہ 3 صفحہ 75)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

ہماری تعلیم ۔ 5

آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیّین ماننا ایمان کا جزو ہے

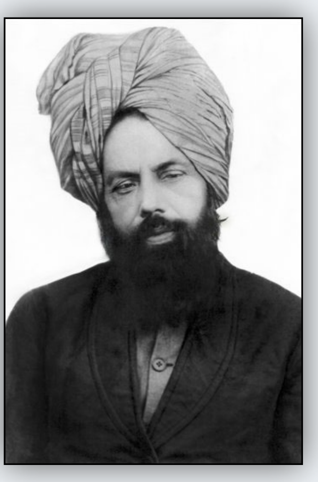

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’تم اپنے دلوں کو سیدھے کر کے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کر کے اس کی طرف آجاؤکہ وہ تمہیں قبول کرے گا عقیدہ کے رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد صلی اللہ علیہ و سلم اُس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدّیت کی چادر پہنائی گئی کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جدا ہے پس جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے وہ ختم نبوت کا خلل انداز نہیں جیسا کہ تم جب آئینہ میں اپنی شکل دیکھو تو تم دو نہیں ہو سکتے بلکہ ایک ہی ہو اگرچہ بظاہر دو نظر آتے ہیں صرف ظل اور اصل کا فرق ہے۔ سو ایسا ہی خدا نے مسیح موعود میں چاہا یہی بھید ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم فرماتے ہیں کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن ہو گا یعنی وہ میں ہی ہوں اور اس میں دو رنگی نہیں آئی اور تم یقیناً سمجھو کہ عیسیٰ بن مریم فوت ہو گیا ہے اور کشمیر سرینگر محلہ خانیار میں اس کی قبر ہے خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں اس کے مر جانے کی خبر دی ہے اور اگر اس آیت کے اور معنی ہیں تو عیسیٰ بن مریم کی موت کی قرآن میں کہاں خبر ہے۔ مرنے کے متعلق جو آیتیں ہیں اگر وہ اور معنی رکھتی ہیں جیسا کہ ہمارے مخالف سمجھتے ہیں تو گویا قرآن نے اس کے مرنے کا کہیں ذکر نہیں کیا کہ وہ کسی وقت مرے گا بھی۔ خدا نے ہمارے نبی کے مرنے کی خبر دی مگر سارے قرآن میں عیسیٰ کے مرنے کی خبر نہ دی۔ اس میں کیا راز ہے اور اگر کہو کہ عیسیٰ کے مرنے کی اس آیت میں خبر ہے کہ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ (المائدہ:118)سو یہ آیت تو صاف دلالت کرتی ہے کہ وہ عیسایوں کے بگڑنے سے پہلے مر چکے ہیں غرض اگر آیت فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ کے یہ معنی ہیں کہ مع جسم زندہ عیسیٰ کو آسمان پر اُٹھا لیا تو کیوں خدا نے ایسے شخص کی موت کا سارے قرآن میں ذکر نہیں کیا جس کی زندگی کے خیال نے لاکھوں کو ہلاک کر دیا گویا خدا نے اس کو ہمیشہ کے لئے اس لئے زندہ رہنے دیا کہ تا لوگ مشرک اور بے دین ہو جائیں اور گویا یہ لوگوں کی غلطی نہیں بلکہ خدا نے یہ سب کچھ خود کیا تا لوگوں کو گمراہ کرے خوب یاد رکھو کہ بجز موت مسیح صلیبی عقیدہ پر موت نہیں آسکتی سو اس سے فائدہ کیا کہ برخلاف تعلیم قرآن اس کو زندہ سمجھا جائے اس کو مرنے دو تا یہ دین زندہ ہو۔ خدا نے اپنے قول سے مسیح کی موت ظاہر کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات اُس کو مُردوں میں دیکھ لیا اب بھی تم ماننے میں نہیں آتے۔‘‘

(کشتی نوح،روحانی خزائن جلد19 صفحہ15تا17)

اس شمارہ میں

- نظم۔اُلفت کی جستجو اور نعت
- سورۃ الفاتحۃ کا تعارف
- جامعۃ المبشرین سیرالیون کی سرگرمیاں
- اسم اعظم
- نظم۔یَا حَفِيْظُ يَا عَزِيْزُ يَا رَفِيْقُ
- ’’بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے‘‘
- تاریخ چکوال کا ایک ورق
- کرونا وائرس کے چند حقائق

دربارِ خلافت

آنحضرت ﷺ کے روحانی فیض کا کمال

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

’’ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کی مجلس میں ذکر ہوا کہ میری اُمّت میں سے ستّر ہزار لوگ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے......... اس پر حضرت عکاشہؓ نے عرض کیا کہ میرے لئے بھی دعا کریں اور آپؐ نے دعا کی کہ ان کو بھی ان میں شامل کر دے۔ اس پر حضرت مرزا بشیر احمدؓ نے بڑے خوبصورت رنگ میں اس کی تفسیر بیان کی ہے اور تجزیہ کیا ہے۔ آپؓ لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی مجلس کا یہ ایک بظاہر چھوٹا سا واقعہ اپنے اندر بہت سے معارف کا خزانہ رکھتا ہے۔ کیونکہ اوّل تو اس سے یہ علم حاصل ہوتا ہے کہ اُمّت محمدیہؐ پر اللہ تعالیٰ کا اس درجہ فضل و کرم ہے اور آنحضرت ﷺ کا روحانی فیض اس کمال کو پہنچا ہوا ہے کہ آپ کی اُمّت میں سے ستّر ہزار آدمی ایسا ہو گا جو اپنے نمایاں روحانی مقام اور خدا کے خاص فضل و کرم کی وجہ سے گویا قیامت کے دن حساب و کتاب کی پریشانی سے بالا سمجھا جائے گا۔ (ستّر ہزار سے یہ بھی مراد لی جاتی ہے کہ ایک بڑی تعداد ہو گی) دوسرے اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے دربار میں ایسا قرب حاصل ہے کہ آپ کی روحانی توجہ پر خدا تعالیٰ نے فوراً بذریعہ کشف یا القاء آپ کو یہ علم دے دیا کہ عکاشہؓ بھی اس ستّر ہزار کے گروہ میں شامل ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ عکاشہؓ پہلے اس گروہ میں شامل نہ ہو مگر آپؐ کی دعا کے نتیجہ میں خدا نے اسے یہ شرف عطا کر دیا ہو۔ تیسرے اس واقعہ سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا اس درجہ ادب ملحوظ تھا اور آپؐ اپنی اُمّت میں جدوجہد کے عمل کو اس درجہ ترقی دینا چاہتے تھے کہ جب عکاشہؓ کے بعد ایک دوسرے شخص نے آپ سے اسی قسم کی دعا کی درخواست کی تو آپ نے اس اَخص روحانی مقام کے پیش نظر جو اس پاک گروہ کو حاصل ہے مزید انفرادی دعا سے انکار کر دیااور مسلمانوں کو تقویٰ اور ایمان اور عمل صالح میں ترقی کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور یہ بتایا کہ اگر اس طرف توجہ رہے گی تو تمہیں مقام مل سکتا ہے۔ چوتھے اس سے آپؐ کے اعلیٰ اخلاق پر (یعنی آنحضرت ﷺ کے اعلیٰ اخلاق پر) بھی غیر معمولی روشنی پڑتی ہے۔ کیونکہ آپؐ نے انکار ایسے رنگ میں نہیں کیا جس سے سوال کرنے والے انصاری کی دل شکنی ہو بلکہ ایک نہایت لطیف رنگ میں اس بات کو ٹال دیا۔‘‘

(خطبہ جمعہ یکم جون 2018ء)

اُلفت کی جستجو

میں اس ذات سے بے خبر تھا
وہ میری ذات سے باخبر تھا

اس سے الفت کی جستجو کی
اگرچہ ارادوں میں منتشر تھا

اپنے ماتھے کی سلوٹوں سے
شہر بھر میں معتبر تھا

اپنی نظروں سے گر گیا میں
وہ گناہوں سے باخبر تھا

میں قصہ طویل سمجھا تھا
قصہ سانسوں کا مختصر تھا

میں جس ذات کا منتظر تھا
وہ ازل سے میرا ہمسفر تھا

کاشف ریحان خالد۔ بیلجیئم

نعت

خاتم الانبیاءؑ ہے ہمارا نبیؐ
میرے مولا کا ہے وہ دلارا نبیؐ
جو محمدؐ بھی ہے اور احمد بھی ہے
مجھ کو سب سے زیادہ وہ ہی پیارا نبیؐ
وہ مجسم ہے رحمت سبھی کے لئے
وہ ہی مظلوموں کا ہے سہارا نبیؐ
اس پہ قربان ہو میری جاں ہر گھڑی
کتنا پیارا ہے محسن ہمارا نبیؐ
جس کے اخلاق سارے ہی قرآن تھے
وہ ہے مومن کی آنکھوں کا تارا نبیؐ

خواجہ عبدالمومن ۔ ناروے

وقار احمد بھٹی

سورۃ الفاتحہ کا تعارف

(یہ مکی سورۃ ہے، تسمیہ سمیت اس سورۃ کی سات آیات ہیں)

مکرم وقار بھٹی نے ترجمۃالقرآن انگریزی از ملک غلام فرید میں درج سورتوں کے تعارف کا اردو ترجمہ قارئین روزنامہ الفضل لندن آن لائن کے لئے بطور مائدہ تیار کرنے کا عزم کیا ہے۔آج اس کا آغاز سورۃ فاتحہ سے کیا جارہا ہے۔اللہ تعالیٰ اسے قارئین کے لئے استفادہ کا باعث بنائے اور موصوف کو یہ کام مکمل کرنے کی توفیق دے۔آمین (ایڈیٹر)

بہت سی احادیث سے ثابت ہے کہ یہ سورۃ مکہ میں نازل ہوئی تھی اور ابتداء سے ہی یہ مسلمانوں کی نماز کا لازمی جزو رہی ہے ۔ اس سورۃ کا ذکر قرآن کریم میں سورۃ حجر کی آیت نمبر 88 میں یوں فرمایا ہے کہ

وَلَقَدۡ اٰتَیۡنٰکَ سَبۡعًا مِّنَ الۡمَثَانِیۡ وَالۡقُرۡاٰنَ الۡعَظِیۡمَ

(الحجر:88)

ترجمہ: اور یقیناً ہم نے تجھے سات بار بار دہرائی جانے والی (آیات) اور قرآنِ عظیم عطا کئے ہیں۔

اس سورۃ کے مکی ہونے کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ بعض روایات کے مطابق یہ سورۃ مدینہ میں دوسری مرتبہ پھر نازل ہوئی تھی۔ اس سورۃ کے نزول کا وقتِ آغاز نبوت کہ ابتداء میں ہی ہے ۔

سورۃ الفاتحہ کے اسماء اور ان کی اہمیت

اس مختصر سورۃ کا معروف نام فاتحۃ الکتاب ہے یعنی اس کتاب (قرآن) کی پہلی سورۃ اور یہ نام احادیث کی سقہ کتب میں درج ہے جن میں ترمذی اور مسلم شامل ہیں ۔ بعدازاں اس نام کو مختصر کر کے سورۃ الفاتحہ یا الفاتحہ کر دیا گیا۔ اس سورۃ کے دیگر کئی اسماء ہیں جن میں سے درج ذیل دس نام مستند ترین ہیں جیسے الفاتحہ ،الصلوٰۃ ،الحمد ،ام القرآن، القرآن العظیم ، السبع المثانی ، ام الکتاب ، الشفاء، الرقیہ اور الکنز۔ یہ اسماء اس سورۃ کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے روشن دلیل ہیں ۔

- **فاتحۃ الکتاب** نام یعنی قرآن کی ابتدائی سورۃ سے مراد یہ ہے کہ قرآن کی یہ ابتدائی سورۃ پورے قرآن کے مضامین کو کھولنے کے لئے کنجی کا کردار ادا کرتی ہے ۔
- **الصلوٰۃ** نام کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ سورۃ ایک مکمل اور کامل دعا ہے ۔ اسلامی نماز کی ادائیگی کا لازمی جزو ہے (جیسے کہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الۡکِتَابِ یعنی نماز کی کوئی رکعت بغیر سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے مکمل نہیں ہوتی)۔
- **الحمد** نام یعنی تعریف اس امر کو اجاگر کرتا ہے کہ یہ سورۃ تخلیق انسان کے بلند پایا مقصدر کو پورا کرتی ہے اور یہ بھی کہ یہ سورۃ خدا اور انسان کے باہمی رشتہ پر روشنی ڈالتی ہے جو نہایت پر شوکت اور خدا کے رحم پر مبنی ہے ۔
- **ام القراٰن** یعنی قرآن کی ماں سے مراد یہ ہے کہ یہ سورۃ پورے قرآن کے مضامین کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور ان مضامین کا خلاصہ ہے جو انسان کی اخلاقی اور روحانی ترقی کی ضامن ہیں ۔
- **القرآن العظیم** یعنی عظیم قرآن نام رکھنے میں یہ حکمت ہے کہ اگرچہ اس سورۃ کو ام الکتاب اور ام القرآن جیسے ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے تاہم یہ اس مقدس کتاب کا ہی حصہ ہے اور اس سے الگ ہرگز نہ ہے جیسا کہ بعض لوگ خیال کرتے ہیں۔
- **السبع المثانی** یعنی سات بار بار دہرائی جانے والی آیات نام رکھنے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ سات آیات پر مبنی مختصر سورۃ انسان کی جملہ روحانی ضروریات کو پورا کرتی ہے ۔ یہ نام اس امر کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے کہ اس سورۃ کی سات آیات کو نماز کی ہر رکعت میں پڑھنا ضروری ہے ۔
- **ام الکتاب** یعنی کتاب کی ماں نام رکھنے کی حکمت یہ ہے کہ اس سورۃ میں مذکور دعا (اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ) دراصل قرآنی تعلیمات کے نزول کا بنیادی مقصد تھا یعنی صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دینا۔
- **الشفاء** یعنی بیماری کی شفا نام میں یہ اشارہ کرنا مقصد ہے کہ یہ سورۃ تمام روحانی اور جسمانی بیماریوں کے لئے شفاء ہے ۔
- **الرُّقیہ** یعنی دَم کے طور پر پھونکی جانے والی ، اس نام سے مراد ہے کہ اس سورۃ میں صرف بیماریوں کے لئے شفاء ہی نہیں بلکہ شیطان اور اس کے چیلوں کے خلاف حفاظت کرتی ہے ۔ انسان کے دل کو اِن کے خلاف تقویت بخشتی ہے۔
- **الکنز** سے مراد یہ ہے کہ یہ سورۃ ایک خزانہ ہے اور خدائے واحد و یگانہ کے لا متناہی علم کا مخزن ہے ۔

سورۃ الفاتحہ کا ذکر نئے عہد نامہ کی ایک پیشگوئی میں

اِس سورۃ کا معروف ترین نام الفاتحہ ہی ہے ۔ یہ ایک لطیف نقطہ ہے کہ نئے عہد نامہ کے ایک پیشگوئی میں یہی درج ہے ۔ ’’پھر میں نے ایک اور زور آور فرشتہ کو بادل اوڑھے ہوئےآسمان سے اترتے دیکھا...اور اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سے کھلی ہوئی کتاب تھی۔ اُس نے اپنا داہنا پاؤں تو سمندر پر رکھا اور بایاں خشکی پر ۔ اور ایسی بڑی آواز سے چلایا جیسے ببر دھاڑتا ہے اور جب و ہ چِلایا تو گرج کی سات آوازیں سنائی دیں۔‘‘ (مکاشفہ باب 10 آیت 1تا 4)

یہاں عبرانی کا جو لفظ فتوح ہے وہی عربی میں فاتحہ استعمال ہوا ہے ۔ پھر یہاں جو فرشتے کے چلانے سے گرج کی سات آوازیں آنے کا ذکر ہے یہ سات آوازیں اس سورۃ کی سات آیات ہیں۔

عیسائی پادریوں کا خیال ہے کہ یہ پیشگوئی حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے متعلق ہے جبکہ حقائق یہ ہیں کہ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد (آپ پر سلامتی ہو) جن کے وجود میں مسیح کی آمد ثانی کی پیشگوئی پوری ہوئی ہے آپ نے اس سورۃ کی تفاسیر تحریر فرمائی ہیں اور اس سورۃ سے اپنے دعویٰ کے دلائل مہیا فرمائے ہیں۔ اور اسکو ہمیشہ ایک مجرب دعا کے طور پر استعمال فرمایا ہے ۔آپؑ نے اس کی سات آیات سے ایسے الٰہی معارف اور ابدی حقائق بیان فرمائے ہیں جو پہلے کسی نے بیان نہیں کئے۔یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورۃ ایک سربمہر کتاب تھی یہاں تک کہ حضرت احمدؑ نے اس کے خزائن کھول کر پیش فرمادئے ۔اور یوں مکاشفہ میں مذکور پیشگوئی جو باب 10 آیت 4 میں ہے کہ ’’جب گرج کی ساتوں آوازیں سنائی دے چکیں تو میں نے لکھنے کا ارادہ کیا اور آسمان پر سے یہ آواز آتی سنی کہ جو باتیں گرج کی ان سات آوازوں سے سنی ہیں ان کو پوشیدہ رکھ اور تحریر نہ کر‘‘ پوری ہوئی۔یہ پیشگوئی اس حقیقت پر منتج ہوئی کہ فتوح یا الفاتحہ ایک عرصہ تک ایک بند کتاب کی صورت میں رہی لیکن ایک وقت آئے گا کہ اس کے خزائن اور روحانی علم ظاہر کر دیا جائے گا۔یہ (خدمت)حضرت احمدؑ نے انجام دی۔

سورۃ الفاتحہ کا پورے قرآن سے تعلق

یہ سورۃ پورے قرآن کے لئے ایک تعارف کی حیثیت رکھتی ہے ۔درحقیقت یہ پورے قرآن کا خلاصہ ہے ۔اس لئے آغاز میں ہی اس سورۃ کے پڑھنے سے قاری قرآن کریم میں مذکورہ مضامین سے متعارف ہو جاتا ہے۔ صحیح بخاری کی ایک روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سورۃ الفاتحہ قرآن کریم کی اہم ترین سورۃ ہے۔

سورۃ الفاتحہ میں مذکور مضامین

سورۃ الفاتحہ میں جملہ مضامین قرآن کا نچوڑ پایا جاتا ہے۔ یہ سورۃ اُن مضامین کا احاطہ کئے ہوئے ہے جن کی تفصیل پورے قرآن تک ممتد ہے۔ اس سورۃ کا آغاز خداتعالیٰ کی اُن بنیادی صفات سے ہوتا ہے جن کے گرد باقی صفات گردش کرتی ہیں اور تخلیقِ کائنات اور انسان اور خدا کے تعلق کی بحث اُٹھائی گئی ہے۔ چار بنیادی صفات باری تعالیٰ جن میں ربّ (خالق ،پالنے والااور پرورش کرنے والا) رحمٰن (بےانتہا رحم کرنے والا)رحیم (بار بار رحم کرنے والا)اور مالك یوم الدین (جزاسزا کے دن کا مالک) کے ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ انسان کی تخلیق کے بعد خداتعالیٰ نے انسان کو بہترین صلاحیتوں سے نوازا اور اس کی جسمانی ،معاشرتی، اخلاقی اور روحانی ترقیات کے ذرائع مہیا فرمائے مزید یہ کہ خدا تعالیٰ نے انسان کی محنت اور تگ و دو کو بھرپور نوازنے کے لئے ذرائع بھی مہیا فرمائے ۔

اس سورۃ میں بیان کیا گیا ہے کہ انسان کو کو عبادت کی غرض سے پیدا کیا گیا ہے ہے یعنی خدائے واحد و یگانہ کی عبادت اور اس کی قربت کے حصول اور یہ بھی کہ انسان مستقل خدا تعالیٰ کی مدد کا طلبگار رہے تاکہ اس عظیم مقصد عبادت کوحاصل کر سکے خدا تعالیٰ کی چار صفات کے ذکر کےبعد ایک ایسی جامع دعا رکھی گئی ہے جس میں انسانی روح کی جملہ ضروریات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اس دعا میں سکھایا گیا ہے کہ انسان کو ہمیشہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کا طلبگار رہنا چاہیے کہ وہ ایسے ذرائع مہیا فرمادے جو اس دنیا اور آخرت میں کامیابی سے ہمکنار کریں مگر جیسا کہ انسان کی فطرت ایسی واقع ہوئی ہے کہ وہ اپنے سے پہلے نیک لوگوں کی مثالوں سے تقویت حاصل کرتا اورمتاثر ہوتا ہے جو یہ عظیم مقصد

عبادت حاصل کر چکے ہیں۔اس کو سکھایا گیا ہے کہ یوں دعا کرے کہ ان سابقہ نیک لوگوں کی طرح خدا تعالیٰ اس کے لیے بھی لامتناہی اخلاقی و روحانی ترقیات کے دروازے کھول دے۔آخر پر اس دعا میں ایک تنبیہ بھی ہے کہ سیدھے راستے کی ہدایت ملنے پر بھی وہ بھٹک سکتا ہے، اپنے مقصد سے دور جا سکتا ہے اور خالق سے دور ہو سکتا ہے اس لیے اس کو بھی سکھایا گیا ہے کہ وہ ہمیشہ ان سیدھے راستے سے بھٹکانے والی باتوں سے خدا تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا رہے۔یہ وہ مضامین ہے جن کو سورۃ الفاتحہ میں کوزہ میں بند کیا گیا ہے اور یہی وہ مقاصد ہیں جن کی تفصیل پورے قرآن میں پھیلا دی گئی ہے اور کئی طرح کی مثالوں سے ان امور کو سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔

مومنوں کو کو حکم دیا گیا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے سے پہلے خدا تعالیٰ کی پناہ(تعوذ)طلب کر لیا کریں جیسا کہ سورۃ النحل کی آیت 99 میں فرماتا ہے کہ جب تو قرآن پڑھے تودھتکارے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ ۔اب یہاں پناہ مانگنے سے مراد ہے کہ

i۔ ہم پر کوئی برائی اثرانداز نہ ہو

ii۔ کوئی نیکی یا اچھائی ہم سے رہ نہ جائے

iii۔ نیکی کی راہ پر چلنے کے بعد پھر ہم دوبارہ برائی میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

جو الفاظ (تعوذ) تلاوت قرآن کریم سے پہلے پڑھے جاتے ہیں وہ یوں ہیں میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود کے شر سے۔اور یہ الفاظ ہر بار تلاوت کرنے سے پہلے پڑھنا ضروری ہیں ۔

قرآن کریم کی 114 سورتیں ہیں۔ اس لفظ (سورۃ) کے کئی معانی ہیں جیسے

i۔ بلندمرتبہ

ii۔ نشانی

iii۔ ایک بلند و بالا عمارت

iv۔ مکمل اور جامع چیز

مندرجہ بالا معانی کے روح سےقرآن کریم کی سورۃ سے مراد ہے کہ اس کو پڑھنے سے قاری کے مرتبہ اور مقام میں اضافہ ہوتا ہے، یہ قرآن کریم کے کسی بھی مضمون کے آغازاور اختتام کے لیے بطور نشان کے ہے ،ہرسورۃایک نہایت بلند وبالا روحانی عمارت کے مترادف ہے، ہر صورت اپنی ذات میں ایک مکمل اور جامع مضمون بیان کرتی ہے۔

سورۃ کا لفظ بھی مضامین کی اس ظاہری تقسیم کو بیان کرنے کے لیے خود قرآن کریم نے سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 24 اور سورۃ نور کی آیت نمبر 2میں استعمال فرمایا ہے۔ سورۃ کا لفظ احادیث میں بھی مذکور ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم نے ایک سورۃ کے نازل ہونے پر فرمایا ”ابھی ایک سورۃ نازل ہوئی ہے وہ یوں ہے ------“ (مسلم) اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ مضامین کی اس ظاہری تقسیم کے لیے سورۃ کا لفظ ابتدائے اسلام سے مستعمل ہے اوربدعت نہ ہے۔

تُو فضل کر تُو رحم کر

تیرے در پر ہے کھڑی تو فضل کر تو رحم کر

ساری دنیا ہر گھڑی تو فضل کر تو رحم کر

طاقتِ پرواز ذہنوں سے ہمارے اڑ گئی

جاں ہے کانٹوں میں اڑی تو فضل کر تو رحم کر

اے خدا یہ دُور کوئی اور کر سکتا نہیں

ہے بلا وہ آ پڑی تو فضل کر تو رحم کر

تیری چوکھٹ پہ ہیں سجدہ ریز ہم اے ذوالمنن

آزمائش ہے کڑی تو فضل کر تو رحم کر

اب ہماری آنکھوں میں جوش ندامت کے سبب

آنسوؤں کی ہے جھڑی تو فضل کر تورحم کر

تیرے عفو و درگزر سےدل میں امید کرم

ہم کو مالک ہے بڑی تو فضل کر تو رحم کر

پروفیسر مبارک احمد عابد

اطلاعات اعلانات

درخواستِ دعا

مکرم خواجہ عبدالمومن اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے بیٹے عزیزم عبدالمنعم ناصر کی چند دنوں سے بخار کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے اور وہ ہسپتال میں داخل ہے۔کرونا ٹیسٹ کے بعد معلوم ہوا کہ وہ کرونا وائرس سے متاثر ہوا ہے۔طبیعت کچھ بہتر ہوئی تھی لیکن گزشتہ دنوں متلی اور بخار سے طبیعت خراب رہی۔قارئین سے دعا کی خصوصی درخواست ہے ۔ اللہ تعالیٰ جلد اپنے فضل سے شفائے کاملہ عطا فرمائے اور تمام احباب کو حفظ وآمان میں رکھے۔آمین

عبدالہادی قریشی

جامعۃ المبشرین سیرالیون کی سرگرمیاں

کوئز قرآن کریم

مورخہ 11مارچ2020ء کو جامعۃ المبشرین میں کوئز قرآن کریم کا انعقاد ہوا۔مقابلہ کا باقاعدہ آغاز مکرم راشد جاوید کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد مقابلہ کے قواعد بتائے گئے۔نصاب قرآن کریم کا پارہ اوّل اور اس کی تفسیر تھا۔مکرم راشد جاوید کے ساتھ مکرم شیخ ظافر احمد اور مکرم حمید علی بنگورا نے ٹیموں سے سوالات پوچھے۔ مقابلہ میں کل تین ٹیموں نے حصہ لیا۔ ہر ٹیم تین طلباء پر مشتمل تھی۔

پہلے راؤنڈ میں ہر طالب علم سے دو سوالات پوچھے گئے۔ جبکہ دوسرا راؤنڈ اجتماعی تھا جس میں ہر ٹیم نے باہم مشورے سے دس دس سوالات کے جواب دینے تھے۔

تیسرے راؤنڈ میں کل دس سوالات پوچھے گئے۔ اور پہلے ہاتھ کھڑا کرنے والی ٹیم کو جواب کا موقع دیا گیا۔ صحیح جواب کی صورت میں 10پوائنٹس اور غلط جواب دینے پر 5پوائنٹس منہا کئے گئے۔

الحمد للہ طلباء نے اس مقابلہ میں بھرپور تیاری سے حصہ لیا۔محمود گروپ کی ٹیم فاتح قرار پائی۔ دعا کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا۔

کراس کنٹری ریس

مورخہ 12مارچ کو کراس کنٹری ریس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں جامعہ کے تمام طلباء نے حصہ لیا۔ مقابلہ کا کل فاصلہ 11کلومیٹر تھا۔ صبح سوا سات بجے مقابلہ کا باقاعدہ آغاز دعا کے ساتھ جامعہ احمدیہ سے ہوا۔ مقابلہ کے لئے تمام شرکاء نے مکینی ہائی وے پر نصف فاصلہ ساڑھے پانچ کلو میٹر طے کیا ور اسی راستہ پر واپس جامعہ میں اس ریس کا اختتام ہوا۔ مقابلہ کے بعد تمام طلباء کی ریفریشمنٹ کروائی گئی۔

****

اسم اعظم

یہ وہ کلمات ہیں کہ جو اُسے پڑھے گا ہر ایک آفت سے نجات ہوگی

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’رات کو میری ایسی حالت تھی کہ اگر خدا کی وحی نہ ہوتی تو میرے خیال میں کوئی شک نہ تھا کہ میرا آخری وقت ہے۔اسی حالت میں میری آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر میں ہوں اور وہ کوچہ سر بستہ سا معلوم ہوتا ہے کہ تین بھینسے آئے ہیں۔ایک ان میں سے میری طرف آیا تو میں نے اُسے مار کر ہٹا دیا۔پھر دوسرا آیاتو اُسے بھی ہٹا دیا۔ پھر تیسرا آیا اور وہ ایسا پُر زور معلوم ہوتا تھا کہ میں نے خیال کیا کہ اب اس سے مفر نہیں ہے۔خدا تعالیٰ کی قدرت کہ مجھے اندیشہ ہوا تو اُس نے اپنا منہ ایک طرف پھیرلیا۔ میں نے اُس وقت یہ غنیمت سمجھا کہ اس کے ساتھ رگڑ کر نکل جاؤں۔ میں وہاں سے بھاگا اور بھاگتے ہوئے خیال آیا کہ وہ بھی میرے پیچھے بھاگے گا مگر میں نے پھر نہ دیکھا۔اُس وقت خواب میں خداتعالیٰ کی طرف سے میرے دل پر مندرجہ ذیل دعا القا کی گئی:رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَا نۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ‘‘

اور میرے دل میں ڈالاگیا کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ وہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھے گا ہر ایک آفت سے اُسے نجات ہوگی۔

(البدر موٗرخہ 12دسمبر1902ء صفحہ 54۔
الحکم مورخہ 10دسمبر 1902ء صفحہ 10)

فرمایا:یہ دعا ایک حرز اور تعویذ ہے...میں اس دعا کو اب التزاماً ہر نماز میں پڑھا کروں گا۔آپ بھی پڑھا کریں۔

فرمایا:اس میں بڑی بات جو سچی توحید سکھاتی، یعنی اللہ جلشانہ کو ہی ضَار اور نافع یقین دلاتی ہے، یہ ہے کہ اس میں سکھایا گیا ہے کہ ہر شے تیری خادم ہے۔یعنی کوئی موذی اور مُضر شے تیرے ارادے اور اِذن کے بغیر کچھ بھی نقصان نہیں کرسکتی۔‘‘

(الحکم موٗرخہ 10دسمبر1902ء صفحہ10)

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

’’ قرآن شریف کے ترجمہ کے متعلق میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اُردو کا ترجمہ تیار ہوگیا ہے اور ایک جلد تفسیر کی بھی تیار ہوگئی ہے جس کا پانچ سو صفحہ انشاء اللہ شوریٰ تک چھپ جائے گا۔تفسیر لمبی ہوگئی ہے میں نے چھوٹی رکھنے کا فیصلہ کیا تھا لیکن غالباًسورۃ طٰہٰ یا سورۃ الانبیاء تک پانچ سو صفحے پورے ہوجائیں گے۔

الشرکۃ الاسلامیہ والے کہتے ہیں کہ ہم نے کتابیں چھاپی ہیں۔ ضرورت الامام ، راز حقیقت، نشان آسمانی، آسمانی فیصلہ، کشف الغطاء، دافع البلاء،ستارہ قیصریہ۔ اس کی سفارش کرو حالانکہ میں تو اس کو بے شرمی سمجھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لکھی ہوئی کتاب ہو اور میں سفارش کروں۔کیا کسی غلام کے منہ سے یہ زیب دیتا ہے کہ اپنے آقا کی کتاب کی سفارش کرے؟ اور کرے بھی اُن کے پاس جو اپنے آپ کو فدائی کہتے ہیں۔حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو لکھا ہے کہ جس شخص نے میری کتابیں کم سے کم تین دفعہ نہیں پڑھیں میں نہیں سمجھتا کہ وہ احمدی ہے۔تو اب ہماری جماعت تو دس لاکھ ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ پس تین دفعہ اگر وہ کتابیں پڑھیں بلکہ ایک ایک کتاب لگ جاتی ہے۔ لیکن انہوں نے جن کتابوں کی لسٹ مجھے دی ہے وہ ساری کی ساری شائد کوئی بیس ہزار ہیں تو ایسی کتابوں کے لئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لکھی ہوئی ہیں جن کی صدیوں تک اور نظیر نہیں ملے گی یہ کہنا کہ میں سفارش کروں یہ ان کی اپنی کمزوری ہے۔ کیوں نہیں وہ جماعت کو کہتے؟ جماعت تو اپنی جانیں حضرت صاحبؑ پر قربان کرنے کے لئے تیار ہے مگر صحیح طور کام نہیں کیا جاتا۔یامین صاحب تو اپنا کیلنڈر بیچ لیتے ہیں مگر ان سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں بھی نہیں بیچی جاتیں۔‘‘

(انوارالعلوم جلد26ص 49)

تنگی دور کرنے والے کیلئے خداکی طرف سے اجر

آنحضرتﷺ نے فرمایا:

جو کسی تنگدست کے لئے آسانی پیدا کرے گا،اللہ تعالیٰ اس کے لئے دنیا اور آخرت میں آسانی پیدا کرے گا۔

(صحیح مسلم،حدیث نمبر2699)

یَاحَفِیۡظُ یَاعَزِیۡزُیَا رَفِیۡقُ

تیرے ہی بندے ہیں جو بیمار ہیں
مضطرب ہیں اور کچھ لاچار ہیں

جھولیاں پھیلائے کرتے ہیں صدا
کرم کر اور اب اُٹھا لے یہ وباء

التجائیں سب کی سن لے اے مجیب
یَا حَفِیۡظُ یَا عَزِیۡزُ یَا رَفِیۡقُ

یَا حَفِیۡظُ یَا عَزِیۡزُ یَا رَفِیۡقُ
مشرق اور مغرب نہیں محفوظ اب

تیرے کُن کے منتظر ہیں سب کے سب
کب یہ آئے گی صدا اِنِّی قریب

اپنی رحمت کی سنا دے ربّ نوید
یَا حَفِیۡظُ یَا عَزِیۡزُ یَا رَفِیۡقُ

یَا حَفِیۡظُ یَا عَزِیۡزُ یَا رَفِیۡقُ
یَا حَفِیۡظُ یَا عَزِیۡزُ یَا رَفِیۡقُ

عائشہ کلیم۔جرمنی

الفضل میں سے اقتباس پڑھ کر خطبہ جمعہ دیں

دنیا بھر کی حکومتوں نے کرونا وائرس کے پیشِ نظر مساجد میں اجتماع پر پابندی لگادی ہے۔ ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تناظر میں مؤرخہ 27مارچ2020ء کو خطبہ جمعہ کی جگہ ایک پیغام احبابِ جماعت کو دیاجوMTAپر براہِ راست نشر ہوا۔اس پیغام میں حضورِ انور نےاحبابِ جماعت کو گھروں میں نمازِ جمعہ ادا کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

’’جمعہ بھی گھر کے افراد مل کر پڑھیں اور ملفوظات میں سے یا جماعتی کتب میں سے یا حضرت مسیح موعودؑ کی دوسری کتب میں سے یا الفضل میں سے یا الحکم سے یا کسی اور رسالہ سے کوئی بھی اقتباس پڑھ کر خطبہ دیا جا سکتا ہے۔اور گھر کے افراد میں سے کوئی بالغ لڑکا یا مرد جمعہ بھی پڑھا سکتا ہے اور نمازیں بھی پڑھا سکتا ہے۔‘‘

روزنامہ الفضل لندن آن لائن پہلے صفحہ پر قرآن،حدیث، حضرت مسیح موعودؑ کے رشحاتِ قلم اور فرمان خلیفۂ وقت یعنی حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات دیتا ہے۔عالمگیر احبابِ جماعت،جماعت کے اس دیرینہ اخبار سےاقتباس کاچناؤکرکے خطبہ جمعہ گھروں میں دیں۔

اللہ تعالیٰ جلد یہ تکلیف دہ صورتحال ختم کرے اور ہم دوبارہ مساجد میں اکٹھا ہو کر نمازیں پڑھیں اور اپنے پیارے امام کے خطبہ جمعہ سے مستفیض ہوں۔ (ایڈیٹر)

”بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے“

انجم احمد

ایک ایسی آسمانی کتاب جس کا مقام و مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے جس کی شان نرالی ہے، جس کا کلام یکتا اور بے مثال ہے، جس کی نظیر ڈھونڈنے سے نہیں ملتی، جس میں کوئی شک نہیں ہے، جو ہر قسم کی کمی و بیشی سے پاک ہے، جو فصیح اور بلیغ ہے اور اپنی فصاحت اور سلاست میں بے مثال ہے اور جو اپنی اعلیٰ تعلیمات میں ایسی کامل ہے جیسے آفتاب اور اس کی روشنی جہاں پھیلے سب اندھیروں اور تاریکیوں کو رفع کردیتی ہے۔ یقیناً ایسی کتاب قرآن کریم ہی ہوسکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ کہ یہ وہ کتاب ہے جس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں اور یہ خصوصیت بھی قرآن کریم کو ہی حاصل ہے کہ خدائے واحد نے اس کے بارے میں خود اعلان فرمادیا کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ کہ یقیناً ہم نے ہی اس کتاب کو ،اس کلام کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی مکمل حفاظت کریں گے۔ایسا اعلان پچھلے صحیفوں کے متعلق کہیں نہیں ملتا۔ یہی وجہ ہے کہ آج پرانے صحیفے انسانی دست درازی کا شکار ہوچکے ہیں اور ان میں خالص توحید کی تعلیم نہیں رہی ۔انسانی کلام کی ملاوٹ سے وہ صحیفے اب درست حالت میں نہیں رہے اسی لئے قابل عمل نہیں ہیں اور نہ ہی ان کو کامل کہا جاسکتا ہے ان کی حفاظت پر مامور کوئی محافظ بھی نظرنہیں آتا۔اسی کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ

پہلے صحیفے سارے لوگوں نے جب بگاڑے
دنیا سے وہ سدھارے نوشتہ نیا یہی ہے

جب لوگ ایک کامل کتاب کے منتظر ہوگئے اور انسانی دماغ اور سوچ نے ترقی کی وہ منازل طے کرلیں جن کو دور حاضر میں شعوراور ادراک کی اعلیٰ منازل کہا جاسکتا ہے تو اس نے تقاضا کیا کہ تعلیم جس پر عمل کیا جائے وہ بھی مکمل اور کامل اور اعلیٰ درجہ کی ہو سو اسی ضرورت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے خاتم الکتب یعنی قرآن کریم کو نازل فرمایا۔

شکرِ خدائے رحماں جس نے دیا ہے قرآں
غنچے تھے سارے پہلے اب گُل کھلا یہی ہے

اور واقعی قرآن کریم جیسی عظیم نعمت کو پاکر ہمیں بےحد شکر بجالانا چاہئے کہ ایسی پاک کتاب ہمیں عطا ہوئی جو تازہ گلاب کی طرح مہکتی ہے اور جس کی تعلیم کی خوشبو دل و دماغ کو معطر کردیتی ہے جیسے کوئی تازہ گلاب نظر اور دل کو تازگی عطا کرتا ہے اسی جیسی مشابہت پر حضرت مسیح موعودؑ نے سورہ فاتحہ کی تفسیر بیان فرمائی جو کمال صفائی اور حسن اپنے اندر لئے ہوئے ہے اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ گزشتہ صحیفے ایک بند غنچے کی طرح تھے جس میں تعلیمات اور انسانی ضروریات اور احساسات اور جذبات کو واضح طور پر بیان نہیں کیا گیا تھا اور قرآن اس پھول کی طرح ہے جو مکمل جوبن پر ہو جس کی تمام پتیاں کھل چکی ہوں اور ہر ایک چیز واضح نظر آتی ہو۔

کیا وصف اُس کے کہنا ہر حرف اُس کا گہنا
دلبر بہت ہیں دیکھے دل لے گیا یہی ہے

اس کتاب کی مزید خوبی یہ ہے کہ صرف اس کی تعلیم پر عمل کرنے سے ثواب نہیں ملتا بلکہ اس کے حروف بھی انسانی مراتب اور نیکیوں میں ترقی کا موجب ہوجاتے ہیں جیسے رسول کریمؐ نے فرمایا کہ قرآن کے ہر حرف کے پڑھنے پر دس نیکیاں ملتی اور دس گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ یعنی یہ کلام ایسا ہے کہ اس کا حرف حرف گویا سیپ کے موتیوں کی مانند ہے جو اپنے اندر بے حد خوبصورتی رکھتے ہیں مگر تلاش کرنے والے اور غوروخوض کرنے والے کو ہی وہ دکھائی دیتی ہے ۔

دیکھی ہیں سب کتابیں مجمل ہیں جیسی خوابیں
خالی ہیں اُن کی قابیں خوانِ ہدیٰ یہی ہے

دیگر کتب سماویہ کا مطالعہ کرنے والے اس بات کے شاہد ہیں اگر وہ تعصب کی عینک اتاردیں تو وہ اس بات کو بیان کئے بغیر نہ رہ پائیں گے کہ قرآن ہی ایسی کتاب ہے جو باقی سب آسمانی اور مقدس کتابوں میں ممتاز ہے اور اس کا کوئی ثانی نہیں ۔باقی کتابیں انسان کو منزل تک پہنچانہیں پاتیں مگر قرآن نہ صرف صراط مستقیم پر چلاتا ہے بلکہ منزل مقصود تک بھی لے جاتا ہے اور نہ صرف جہان فانی میں خیرو بھلائی کی راہیں بتلاتا ہے بلکہ آخرت میں بھی بھلائی کے راستے اور روشن منازل دکھاتا ہے اور نہ صرف ذہن میں ابھرنے والے وساوس کا جواب دیتا ہے بلکہ دل و دماغ میں اٹھنے والے باریک خیالات کا بھی شافی جواب دیتا ہے اور تمام شکوک جو ایک فلاسفر یا ایک سائنسدان کے دماغ میں آسکتے ہیں ان دلائل کا قلع قمع پہلے ہی کردیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کوقرآن کریم سے محبت وعشق دیوانگی کی حد تک تھا۔قرآن کریم کی جامعیت پر دیگرمذاہب کے علماءکو چیلنج دیا۔ ان کی کتب پرقرآن شریف کی فضیلت و برتری ثابت فرمائی۔نیزایک جگہ فرمایاکہ

”میں قرآن شریف کے معجزہ کے ظل پر عربی بلاغت و فصاحت کا نشان دیاگیا ہوں۔کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کرسکے۔“

(ضرورۃ الامام، روحانی خزائن جلد13 صفحہ 496)

الغرض قرآن کریم سے استدلال و استخراج میں آپ علیہ السلام اور خلفائے کرام کو ید طولی حاصل رہاہے۔

دل میں یہی ہے ہر دم تیراصحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

بلاشبہ جو انسان قرآن کریم جیسی عظیم کتاب کو دل میں بسا لے گا،جو اس کی تعلیمات پر شرح صدر سے عمل پیر اہوجائے گا،جو اس کے بتائے ہوئے راستوں پر گامزن ہوجائے گا اس کے شب و روز ضرور روشن ہوجائیں گے۔ اس کے دل و دماغ کی کھڑکیاں کھل جائیں گی کیونکہ جہاں روشنی آجائے وہاں تاریکی ٹھہر نہیں سکتی ۔تب اس کی فہم و فراست مومنانہ ہوجائے گی اس کی سوچ مدبرانہ ہوجائے گی ،اس کی نظر عمیق ہوجائے گی،اس کی فکر دقیق ہوجائے گی،اس کی ذات اصل ہوجائے گی وہ سطحی سوچ اور خواہشات سے آزاد ہوجائے گا اور لوگوں میں سے بہتر اور بہترین ہوجائے گا اسی لئے ہمارے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا ہے کہ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ رسول کریم ﷺ ہم سب سے افضل اسی لئے تھے کیونکہ ان کے اخلاق قرآن کریم کے عین مطابق تھے جیسے حضرت عائشہؓ سے کسی نے دریافت کیا کہ رسول کریمؐ کے اخلاق کے بارے میں کچھ بتائیں تو آپ نے جواب دیا کہ کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا اور فرمایا کہ كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ”تم قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تمہاری فتح ہوگی“ تو یہ اسی لئے فرمایا کیونکہ قرآن میں تمام سوالات کے جواب موجود ہیں صداقت اسلام اور احمدیت کے تمام دلائل موجود ہیں، خدا کی ہستی اور رسالت کی سچائی کے سب ثبوت پائے جاتے ہیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ قرآن کریم کے حافظ تھے اور ساری زندگی قرآن کریم کو سیکھا اور اس کا درس بھی ہمیشہ جاری رکھا ۔حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ فرشتہ کے ذریعہ مجھے قرآن کریم کا علم سکھایا گیا اور اس قدر علم دیا گیا کہ میں دیکھتا ہوں کہ کوئی بھی عالم کسی بھی مذہب کا مجھ سے سوال کرے تو اس کا جواب میں قرآن سے دے سکتا ہوں اور قرآن علوم واقعی آپؓ سے پھوٹتے تھے جس کا کچھ اندازہ تفسیر کبیر جیسی عظیم کتاب سے کیا جاسکتا ہے۔اسی طرح تمام خلفاء ہردور میں قرآن کریم کی تعلیم کو پھیلانے کا مشن مکمل کرتے رہے اور اسی کی پاک تعلیم کے لئے مصروف عمل رہے پس آج ہمارا بھی یہی فرض ہے کہ اس عظیم کتاب کی قدر کریں اور اس یکتا کلام کو سمجھنے اور سیکھنے کی طرف توجہ دیں اور اپنی نسلوں میں اس کی اہمیت اور مقام کو اجاگر کریں تا ہماری نسلیں بھی ہدایت پاسکیں۔

رسول کریمؐ نے فرمایا۔قرآن کریم کی تلاوت کیا کرو قیامت کے دن قرآن اپنے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والوں کے لئے شفیع بن کر کھڑا ہوجائے گا۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

”خوش الحانی سے قرآن کریم پڑھنا بھی عبادت ہے...قرآن شریف کو عمدہ طور پر اورخوش الحانی سے پڑھنا بھی ایک اچھی بات ہے۔ مگر قرآن شریف کی تلاوت کی اصل غرض تو یہ ہے کہ اس کے حقائق اور معارف پر اطلاع ملے۔ اور انسان ایک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر ے۔ یہ یاد رکھو کہ قرآن شریف میں ایک عجیب و غریب اور سچا فلسفہ ہے۔ اس میں ایک نظام ہے جس کی قدر نہیں کی جاتی۔ جب تک نظام اور ترتیب قرآنی کومدنظر نہ رکھا جاوے، اِس پر پورا غور نہ کیا جاوے،قرآن شریف کی تلاوت کے اغراض پورے نہ ہوں گے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ285)

انسان کو چاہئے کہ قرآن شریف کثرت سے پڑھے جب اس میں دعا کا مقام آوے تو دعا کرے ۔(ملفوظات جلد سوم صفحہ519)

تلاوت کرتے وقت جب قرآن کریم کی آیتِ رحمت پر گزر ہو تو وہاں خداتعالیٰ سے رحمت طلب کی جاوے اور جہاں کسی قوم کے عذاب کا ذکر ہو تو وہاں خداتعالیٰ کے عذاب سے خداتعالیٰ کے آگے پناہ کی درخواست کی جاوے اور تدبّر و غور سے پڑھنا چاہئے اور اس پر عمل کیا جاوے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 157)

قرآن شریف پر تدبر کرو۔ اس میں سب کچھ ہے۔ نیکیوں اور بدیوں کی تفصیل ہے اور آئندہ زمانہ کی خبریں ہیں وغیرہ۔ بخوبی سمجھ لو کہ یہ وہ مذہب پیش کرتا ہے جس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کے برکات اور ثمرات تازہ بہ تازہ ملتے ہیں۔ انجیل میں مذہب کو کامل طور پر بیان نہیں کیا گیا۔ اس کی تعلیم اُس زمانے کے حسب حال ہو تو ہو لیکن وہ ہمیشہ اور ہر حالت کے موافق ہر گز نہیں۔ یہ فخر قرآن مجید ہی کو ہے

کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر مرض کا علاج بتا یا ہے۔ اور تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے۔ اور جو بدی ظاہر کی ہے اس کے دور کرنے کا طریق بھی بتایا ہے۔ اس لئے قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہو اور دعا کرتے رہو۔ اور اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے ماتحت رکھنے کی کوشش کرو۔

(ملفوظات جلد پنجم ص102)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”تلاوت کا حق کیا ہے؟ تلاوت کا حق یہ ہے کہ جب قرآن کریم پڑھیں تو جو اوامرونواہی ہیں ان پر غور کریں۔ جن کے کرنے کا حکم ہے ان کو کیا جائے، جن سے رُکنے کا حکم ہے ان سے رُکا جائے... یہ قرآن کریم ہی ہے جو ہدایت کا راستہ دکھانے والی کتاب ہے جس نے اب دنیا میں ہدایت قائم کرنی ہے۔ پس صحابہ رضوان اللہ علیہم نے یہ ثابت کیا، ان کی زندگیاں اس بات کا ثبوت ہیں کہ یہ وہ مومن ہیں جنہوں نے اس کتاب کی تلاوت کا حق ادا کیا اور یہی ایمان لانے والے کہلائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایمان کو اعمال صالحہ کے ساتھ مشروط کیا ہے۔ پس حقیقی مومن وہ ہیں جو تلاوت کا حق ادا کرتے ہیں اور حقیقی مومن وہ ہیں جو اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں۔ لہٰذا تلاوت کا حق وہی اداکرنے والے ہیں جو نیک اعمال کرنے والے ہیں۔ پس اس زمانے میں یہ مسلمانوں کے لئے اِنذار بھی ہے کہ اگر تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو اور وہ عمل نہیں جن کا کتاب میں حکم ہے تو ایمان کامل نہیں... پس یہ ذمہ داری ہے ہر احمدی کی کہ وہ اپنے جائزے لے کہ کس حد تک ان احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں دیئے ہیں...قرآن کریم کی تلاوت کا حق مومنین کے نیک اعمال کے ساتھ مشروط ہے۔ اس لئے اپنے اعمال کی حفاظت کرتے رہنا یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو ایک مسلمان پر ڈالی گئی ہے۔ اور نہ صرف ہرمسلمان پر اپنی ذات کے بارے میں یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے بلکہ آئندہ نسلوں کو بھی اس انعام اور اس کے بڑے اجر سے آگاہ کرنے کی ذمہ داری ڈال دی گئی ہے۔ یہ نہ ہو کہ صرف اس بات پر فخر رہے کہ ہمیں وہ کتاب دی گئی ہے جس کا مقام سب پہلی شریعتوں سے اعلیٰ ہے بلکہ یہ فکر رہے کہ اس کی تعلیم اپنے اوپر لاگو کریں اور اپنے اوپر لاگو کرکے اس کے انعامات کے مستحق خود بھی ٹھہریں اور اپنی نسلوں میں کوشش کرکے اسی تعلیم اور حق تلاوت کو راسخ کرنے کی کوشش کریں........ قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنا اصل چیز ہے اور جب تک ہم اس پر قائم رہیں گے ہدایت کے راستے نہ صرف خود پاتے رہیں گے بلکہ دوسروں کو بھی دکھاتے رہیں گے... قرآن کریم کے تمام احکامات کی پیروی کی کوشش ہی ہے جو ہمیں نجات کی راہیں دکھانے والی ہے... پس ہر احمدی کی آج ذمہ داری ہے کہ اس عظیم صحیفہ الٰہی کی، اس قرآن کریم کی تلاوت کا حق اداکریں۔ اپنے آپ کو بھی بچائیں اور دنیا کو بھی بچائیں........

آج جب اسلام دشمن طاقتیں ہرقسم کے ہتھکنڈے اور اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرنے پر تُلی ہوئی ہیں، بیہودگی کا ایک طوفان برپا کیا ہوا ہے تو ہمارا کام پہلے سے بڑھ کر اس الٰہی کلام کو پڑھنا ہے، اس کو سمجھنا ہے، اس پر غور کرنا ہے، فکر کرنا، تدبر کرنا ہے اور پہلے سے بڑھ کر اس کلام کے اتارنے والے خداکے آگے جھکنا ہے تاکہ ان برکات کے حامل بنیں جو اس کلام میں پوشیدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا رمائے۔آمین“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 07مارچ 2008ء)

****

ریاض احمد ملک

تاریخ چکوال کا ایک ورق

عیسائیوں کے جلسہ میں احمدی مبلغین کی فتح

چکوال میں عیسائیوں نے اپنے جلسہ کا انتظام کرکے بذریعہ اشتہار اعلان کیا۔اس لئے مسلمانوں کی ہر ایک جماعت نے ان کا مقابلہ کرنا اپنا فرض سمجھا۔اسی طرح جماعت احمدیہ چکوال نے بھی مبلغ طلب کئے۔ عیسائیوں کا جلسہ مورخہ 15تا18جون تھا۔روزانہ ایک مضمون پرایک تقریر تھی۔ہر تقریر کے بعد ایک گھنٹہ تبادلہٗ خیالات کے لئے رکھا گیا تھا۔ ہم نے چکوال امریکن مشن کے انچارج سے اپنے لئے علیحدہ وقت تبادلہٗ خیالات کا طلب کیا تھا۔ مگر ان کی طرف سے جواب ملا کہ کسی جماعت کو علیحدہ وقت نہیں دیا جاسکتا۔ اسی ایک گھنٹہ کو تمام سوالات کرنے والوں پر تقسیم کردیا جائے گا۔ اگر اور کوئی سوال کرنے والا نہ ہوا تو تمام وقت جماعت احمدیہ کو دے دیا جائے گا۔

ہمارے مبلغ مولوی عبدالغفور،مولوی فاضل، ملک عبدالرحمن خادم بی۔اے، مولوی عبدالمنان فاضل پہنچ گئے۔15جون کی پہلی تقریر عیسائیوں کی ”اصلیت بائبل“ پر پادری عبدالحق کی تھی۔ صدر جلسہ پادری ایس ایم پال تھے۔ ہم عیسائیوں کے جلسہ میں گئے اور پریذیڈنٹ جلسہ کو اطلاع دے دی کہ ہم آگئے ہیں۔ تقریر کے بعد سوالات کرنے کا موقع دیا جائے۔ اب عیسائی صاحبان کویہ دیکھ کرکہ سوائے احمدیوں کے کوئی سوال کرنے والاا ہی نہیں اورصرف احمدیوں سے تبادلہٗ خیالات کرنا پڑے گا۔ ایک گھنٹہ میں ہمارا تانا بانا احمدی مبلغ بکھیر کر رکھ دیں گے سخت گھبرائے۔

آخرتقریر ختم ہونے کے بعد پریذیڈنٹ جلسہ پادری ایس ایم پال نے دریافت کیا کہ کوئی سوال کرنا چاہتا ہے۔ اس کے جواب میں مولوی عبدالغفور کھڑے ہوئے۔ پادری صاحب نے کہا کہ 15منٹ آپ کو سوال کرنے کے ملیں گے۔اور 15منٹ کے بعد کے ہمارے لیکچرار کے ہوں گے۔ تقسیم اوقات 5منٹ ہوگا۔ مگر آپ 5منٹ کے اندر صرف ایک سوال کر سکیں گے۔ ایک سے زیادہ سوالات کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ ہمیں 5منٹ تو منظور ہیں مگر ہم صرف ایک سوال کی قید منظور نہیں کرتے۔ خواہ ہم ایک سوال کریں، خواہ دس یہ ہماری ہمت ہے۔ ہم پانچ منٹ سے زائد وقت نہیں لیں گے۔ پادری صاحب نے کہا ہم ایک سے زیادہ سوال کی اجازت نہیں دے سکتے۔

ملک عبدالرحمان خادم کھڑے ہوئے اور انہوں نے پریذیڈنٹ کو اپنے اشتہار کی طرف توجہ دلائی جس میں پریذیڈنٹ کے اختیارات کی تشریح کی گئی تھی اور بتایا کہ ایک سوال کی قید لگانا آپ کے اختیارات میں داخل نہیں اس لئے آپ اپنے اختیارات سے بڑھ کر ہمارے حق میں بے جا مداخلت کررہے ہیں۔ پادری صاحب نے بجائے اس معقول سوال کا کچھ جواب دینے کے غیرشریفانہ لب ولہجہ سے کہا۔تم کون ہو؟ بیٹھ جاؤ۔ ملک صاحب نے کہا میرے اعتراض کا جواب دو۔پھر پادری صاحب نے کہا۔میں حکم دیتا ہوں۔ بیٹھ جاؤورنہ میں جلسہ برخاست کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ ملک صاحب نے کہا تمہارا جلسہ برخاست ہوا تو کیا اور نہ ہوا تو کیا۔ جلسہ تو ہمارا ہے اور آدمی ہمارے ہیں اور تم نے ”دعوتِ عام“ کے عنوان سے اشتہار دے کر ہم لوگوں کو بلایا ہے۔ اب ہمیں وقت دو تا کہ ہم سوالات کریں۔

اس معقول مطالبہ کا کوئی جواب نہ دیا گیا۔اور جلسہ برخاست کرنے کا حکم دے دیا۔ مگر جلسہ میں تو احمدی ہی احمدی تھے۔جو بغیر اجازت اپنے امیرِجلسہ سے اُٹھنا نہ چاہتے تھے لیکن چونکہ جلسہ کرنے والے بھاگ رہے تھے۔اور اُن کے فرش بچھے ہوئے تھے۔اس لئے احمدی بھی اُٹھ کھڑے ہوئےاور پادری صاحبان سے فرداً فرداً اس نازیبا حرکت پر گفتگو شروع ہوگئی۔ دوران گفتگو پادری عبدالحق کو ”فاتح قادیان“ کے ٹائٹل کی طرف توجہ دلاتے ہوئے دریافت کیا گیا۔جبکہ تم فاتح قادیان ہوئے تو پھر قادیانی مبلغوں کو دیکھ کر تمہاری روح کیوں فنا ہوتی ہے اور میدان سے کیوں بھاگ کھڑے ہوتے ہو۔اگر مردِ میدان ہو تو مقابلہ پر ڈٹ جاؤ۔اس پر عبدالحق مذکور نے ہمارے مبلغین کی شان میں ناشائستہ الفاظ استعال کئےاور آستین چڑھا کر ملک عبدالرحمٰن خادم کی طرف آگے بڑھاکہ آجاؤ میں تمہیں ٹھیک کروں۔اس کے علاوہ پادری بوٹامل نے نہایت غیرمہذبانہ فقرے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں استعمال کئے جس کا جواب نہ دیا گیا۔ پھر یہ بھی کہا ہم مار مار کر سیدھا کردیں گے۔ ہم نے نرمی کی طرف توجہ دلائی مگر وہ اپنی لاری میں بیٹھ کر رفو چکر ہوگئے۔

دوسرے روز پادری ایس ایم پال کی تقریر نجات پر تھی اور پادری عبدالحق پریذیڈنٹ تھے۔ تقریر کے خاتمہ سے پیشتر ہماری طرف سے ملک عبدالرحمان خادم نے سوالات کے لئے رقعہ لکھ کر دیا۔ فاتح قادیان کی روح خادم قادیان کا رقعہ دیکھتے ہی فنا ہوگئی اور بدحواسی کے عالم میں رقعہ پھاڑ کر نیچے پھینک دیا۔ تقریروں کے خاتمہ پر پادری عبدالحق کھڑے ہوکرعجب بھولے پن سے دریافت فرماتے ہیں۔”کوئی صاحب سوال کرنا چاہتے ہیں۔“جب کوئی کھڑا نہ ہوا۔ تو مولوی عبدالغفور نے دریافت فرمایا جو رقعہ آپ کو ملا تھا اس میں کیا لکھا تھا۔ پادری صاحب کہتے ہیں کہ آپ کو اس رقعہ سے کیا غرض۔ مولوی صاحب نے فرمایا ۔ اس لئے دریافت کرتے ہیں شاید اس رقعہ میں ہی کسی نے سوال کرنے کی اجازت طلب کی ہو تو پھر اس کو موقع دیا جائے۔ عبدالحق نے کہا ہم نہیں بتاتے کہ وہ رقعہ کیا ہے۔ اس کے بعد ملک صاحب کھڑے ہوگئے کہ میں سوال کرنا چاہتاہوں۔

پادری مذکور نے ملک صاحب کوکہا کہ آپ کو سوال کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ملک صاحب نے کہا۔تم نےہماری جماعت کے سیکرٹری کو لکھا تھا کہ کسی خاص شخص کو علیحدہ وقت نہیں دیا جائے گا بلکہ جو چاہے سوال کر سکتا ہے۔اب مجھے کیوں وقت نہیں دیتے۔ پادری نے کہا آپ کو اجازت نہیں دے سکتے۔ اس پر مکرم مولوی عبدالغفور نے فرمایاتو آپ کو آج کے اشتہار میں لکھ دینا تھاکہ سوائے ملک عبدالرحمان کے ہر ایک کو سوال کی اجازت دی جائے گی۔قصہ مختصر پادری صاحبان نے صاف کہہ دیا کہ ہم آپ لوگوں کو ہر گز وقت نہیں دے سکتے اور کھلے طور پر پبلک کے سامنے احمدی مبلغین کے مقابلہ سے عاجزی کا اظہار اور شکست کا اقرار کیا اور ہمارے مبلغ جلسہ گاہ سے اٹھ کر چلے آئے۔

اس کے بعد سیکرٹری انجمن احمدیہ نے عیسائیوں کو مناظرہ کا کھلا چیلنج دیا۔ جس کے جواب میں عیسائیوں نے لکھا کہ ہم مناظرہ کرنے کو تیار ہیں۔ آپ شرائط مناظرہ اور مضمون مناظرہ طے کرنے کیلئے اپنے نمائندے روانہ کریں۔ چنانچہ ہمارے نمائندے مولوی عبدالغفور مولوی فاضل ، ملک عبدالرحمان خادم، خواجہ شمس الدین گئے۔ عیسائیوں کی طرف سے پادری عبدالحق صاحب، پادری ایس ایم پال، پادری A.W. GARDAN اے ڈبلیو گارڈن انچارج امریکن مشن ضلع جہلم تھے۔گفتگو شروع ہوتے ہی پادری عبدالحق نے کہا۔ ہم ملک عبدالرحمن سے نہ گفتگو کرنے کو تیار ہیں اور نہ مناظرہ طے کرنے کے لئے تیار ہیں۔اس پر بہت دیر گفتگو ہوتی

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE
ONLINE EDITION Download on the App Store ANDROID APP ON Google play
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
0044 74 9378 5065
0044 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

رہی۔ فاتح قادیان کا دم خادم قادیان کے مقابلہ میں آتے ہوئے فنا ہوتا تھا۔ آخر پادری صاحبان نے کہا کہ جب تک ملک صاحب گفتگو میں شامل ہیں ہم گفتگو کرنے کو تیار نہیں۔

ہمارے نمائندوں نے جب دیکھا کہ یہ جان چھڑانے کے لئے بہانہ بناتے ہیں تو مولوی عبدالغفورنے فرمایا۔ اگر آپ بغیر کسی وجہ کے ملک صاحب کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں تو ہم عبدالحق کو بوجہ اس بدزبانی کے ناپسند کرتے ہیں۔ اس لئے پہلے عبدالحق کو یہاں سے اٹھانا چاہئے۔یہ سن کر عبدالحق فوراً اٹھ کر چلا گیا اور یہ کہتا گیا۔ ہم تو ان سے مناظرہ نہیں کریں گے۔ تم چاہتے ہو تو کرتے پھرو۔ اس کے بعد پادری ایس۔ ایم۔ پال سے مولوی عبدالغفورنے دریافت فرمایا کہ آپ کو تو ملک صاحب پر کوئی اعتراض نہیں۔ پادری صاحب نے کہا مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ اس لئے مولوی صاحب نے فرمایاتو پھر ملک صاحب بیٹھے رہیں۔ پادری نے کہا چونکہ عبدالحق چلا گیا ہے۔ اس لئے مناسب یہی ہے کہ ملک صاحب بھی باہر چلے جائیں۔ چنانچہ ملک صاحب باہر آکر بیٹھ گئے۔

اس کے بعد جب شرائط طے کرنے کے متعلق گفتگو شروع ہوئی۔ تو پادری گارڈن نے اور پادری پال نے انکار کردیاکہ ہم عبدالحق کے بغیر شرائط طے نہیں کرسکتے۔ جب ہم نے دیکھاکہ یسوعی بھیڑیں احمدی شیروں کے سامنے سے بھاگ رہی ہیں اور کسی طرح قابو نہیں آتیں۔ تو ایک رقعہ لکھ کر اسی موقع پر پادری گارڈن کے حوالے اس مضمون کا کیا گیا اور ہماری طرف سے شرائط مناظرہ طے کرنے کے لئے نمائندے مولوی عبدالغفور مولوی فاضل اور ملک عبدالرحمن خادم ہوں گے اور مناظر بھی ہوں گے۔آپ جواب دیں۔ مناظرہ کرنے کے لئے تیار ہیں یا نہیں جلد جواب دیں۔

عجب لطیفہ یہ تھا کہ غیر احمدیوں کے پیچھے تو پادری صاحبان موٹر لئے دوڑے پھرتے تھے۔ اور ان کے جلسوں میں دوڑے دوڑے جاتے تھے۔ مگر ہماری طرف سے باوجود دعوت دینے کے آدمی روانہ کرنے کے آنے سے ایسے ڈرتے تھے جیسے تیر سے کوا۔ چونکہ گرمیوں کے دن تھے اس لئے جلسے رات کو ہوتے تھے۔ ہمارے سامنے تو رات کو نہ آنے کا بہانہ پیش کیا جاتا تھا اور غیر احمدیوں کے جلسہ میں 10بجے رات کو جادھمکتے تھے اور باوجود ان کے انکار کے سوالات کرنے کی اجازت مانگتے تھے۔ مگر ہم ہیں کہ ہر تقریر کے بعد اعلان کرتے ہیں کہ عیسائی صاحبان کو اجازت ہے۔ جس قدر وقت چاہیں لے لیں مگر کانوں میں تیل ڈال کر سوجاتے رہے۔ ہماری طرف سے تین لیکچر ہمارے مبلغین کے ہوئے۔ آخری دن جناب مولانا جلال الدین شمس بھی تشریف لے آئے تھے۔ ردّتثلیث پرمولوی عبدالغفور مولوی فاضل، ردِ کفارہ پر ملک عبدالرحمن خادم بی۔اے، مولوی جلال الدین شمس شرک وبدعت کے خلاف، مولوی عبدالمنان مولوی فاضل کی ختم نبوت کی حقیقت پر تقریریں ہوئیں۔

ہمارے مبلغین کی تقریریں بہت پسند کی گئیں اور ہمارے جلسے باوجود غیر احمدیوں کے دن اور رات جلسے ہونے کے خدا وندتعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہے اور حاضری کافی ہوتی رہی۔

(اخبار فاروق قادیان مورخہ 28اگست1932ء)

****

زبیر خلیل خان جرمنی

کرونا وائرس کے چند حقائق

گزشتہ چند ماہ سے دنیا کا بڑا حصہ کرونا وائرس کے مخمصہ کا شکار ہے۔اور نوع انسانی اس وائرس کی وجہ سے پریشان ہے۔ کسی حتمی نتیجہ پرفی الحال پہنچنے کی ضرورت نہیں کہ یہ وائرس کیسے شروع ہوا یا کیا گیا۔ اور اس کے پیچھے اصل مقاصد کیا ہیں۔ تاہم درج ذیل حقائق اس بارہ میں قارئین کی کچھ نہ کچھ رہنمائی ضرور کرسکتے ہیں۔

چین کی طرف سے

Deng Xiaoping`s Reform 1978 کے بعد یہ پہلا موقع تھا کہ گزشتہ ماہ میونخ جرمنی میں منعقدہ سیکیورٹی کانفرنس میں چینی وزارت خارجہ کے نمائندہ وانگ زی نے امریکہ کو دنیا کے لیے ایک بڑا خطرہ قرار دیا تھا۔

چینی حکام نے کرونا وائرس کو ہائی برڈ جنگ کا نام دیا ہے اور کہا ہے کہ چینی عوام پر باقاعدہ حملہ کیا گیا ہے اور وہ اس کا بدلہ لینے کا حق رکھتے ہیں۔

چائنہ وزارت خارجہ کے نمائندہ زاولی جیان کے ٹویٹ کے مطابق ممکن ہے امریکی افواج کے300 اراکین جو گزشتہ سال اکتوبر میں جنگی مشقیں کرنے شہر ووہان میں آئے تھے اس وائرس کو پھیلانے کا سبب بنے ہوں۔

گزشتہ ہفتہ جب امریکی محکمہ صحت سے متعلق سی ڈی سی کے ڈائریکٹر رابرٹ ریڈ فیلڈ سے پوچھا گیا کہ امریکہ میں حال ہی میں انفلوینزا بیماری سے مرنے والوں کا بعد از موت جب پوسٹ مارٹم کیا گیا تو کیا کسی موت کو کرونا وائرس کی وجہ بھی قرار دیا گیا تو اس کا جواب مثبت تھا۔

چینی وزارت خارجہ کے نمائندہ زاو کے مطابق یہ بات ریکارڈ کی جا چکی ہے کہ شہر ووہان میں کرونا وائرس پھیلنے سے پہلے امریکہ میں اس وائرس کی وجہ سے اموات ہو چکی تھیں۔تحقیق کے نتیجہ میں اٹلی اور ایران میں کرونا وائرس کے جینیٹکس ووہان والے کرونا وائرس سے مختلف نکلے ہیں۔

امریکہ کے اندر بہت بڑا سوال اٹھایا جا رہا ہے کہ گزشتہ برس اگست کے مہینہ میں امریکہ کی بائیولاجیکل لیبارٹری جو فورٹ ڈیٹریک کے مقام پر ہے اس کو اچانک کیوں بند کر دیا گیا تھا۔ چینی حکام اس لیبارٹری کی بندش، شہر ووہان کی جنگی مشقوں اور امریکی افواج کی ووہان میں موجودگی کے درمیان ایک ربط دیکھ رہے ہیں۔

نیویارک میں گزشتہ برس 18 اکتوبر کو منعقد ہونے والے ایونٹ 201 پر بھی انگلیاں اٹھ رہی ہیں جس میں یہ ریہرسل کی گئی تھی کہ اگر دنیا میں کرونا وائرس کی وبا پھیلتی ہے تو عمومی علامی صورتحال کیا بنے گی۔اس ایونٹ میں بل گیٹس،مالینڈہ گیٹس،سی ای اے، ورلڈ اکنامک فورم،جان ہاپکنگ فاؤنڈیشن،بلوم برگ اور یو این بھی شامل تھے اور جس دن یہ ریہرسل کی گئی اسی دن شہر ووہان میں جنگی مشقوں کا آغاز ہوا تھا۔

کرونا وائرس کے بعد چینی صدر نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ امریکہ اور یورپ سے تعلقات کا از سر نوجائزہ لیا جائے گا۔

کرونا وائرس کے دوران سعودی عرب اور روس کے درمیان تیل کی قیمتوں اور مقدار کی بات چیت کو بھی ناکام بنا دیا گیا۔

کرونا وائرس سے متاثر ہونے والے ممالک اٹلی اور ایران کی سب سے زیادہ اور موثر مدد چین نے کی ہے۔

امریکہ نے جرمن سائنسدان جو کورونا وائرس کی ویکسین بنا رہے ہیں اس بارہ میں تمام حقوق اپنے نام کر ا لیے ہیں۔

بعض ناقدین کا خیال ہے کہ اس نفسیاتی اور بائیوجنگی حکمت عملی سے دنیا کی نبض کنڑول کر کے کسی ایک پاور کی پوری دنیا پر اجارہ داری قائم کرنے کی سعی کی گی ہے۔

واللہ اعلم با الصواب

****

وبائی امراض اور بیماریوں سے بچنے کے لئے دعا

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَیِّءِ الْاَسْقَامِ

(سنن أبی داؤد،حدیث نمبر1554)

16۔اپریل 2020ء		وقتِ سحر	وقتِ افطار
مکہ مکرمہ		04:44	18:40
مدینہ منورہ		04:40	18:44
قادیان	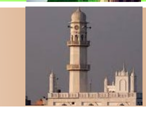	04:33	18:58
ربوہ	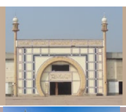	04:14	18:40
اسلام آباد ٹلفورڈ		03:56	20:01